۱۶

دیگچی میں سر

کردار :–

نصیبُن : گوٹا بُن کر پیٹ پالنے والی ایک بیوہ عورت

امّاں : نصیبُن کی امّاں ایک بوڑھی عورت

ٹِمّا : نصیبُن کا آٹھ نو برس کا بیٹا۔ ایک بے ڈھنگا اور بدسلیقہ لڑکا

منشی جی : ایک پڑوسی

چند پڑوسنیں

منظر

(صبح دس بجے کا وقت ہے۔ نصیبُن آٹا گوندھنے کے لیے پانی لینے جارہی ہے۔ ایک لڑکا دروازے سے روتا ہوا اندر چلا آرہا ہے۔ اُس کا سر ایک دیگچی میں ہے جو گردن تک آکر پھنس گئی ہے اس لیے اس کا چہرہ دِکھائی نہیں دے رہا ہے۔ اندر کوٹھری میں نصیبُن کی ماں بیٹھی ہوئی کوئی کام کررہی ہے۔ رونے کی آواز سن کر نصیبُن پانی کا برتن چھوڑ کر دروازے کی طرف جھپٹتی ہے)

نصیبُن : (دانت پیستی ہوئی) اِس لڑکے نے تو ناک میں دَم کر رکھا ہے۔ ارے، یہ دیگچی میں سر کیوں ٹھونس دیا ہے؟

(لڑکا کچھ کہتا نہیں ہے۔ بس روئے چلا جاتا ہے، اؤں...... اؤں...... اؤں!
نصیبُن اس کے سر سے دیگچی نکالنے کی بہت کوشش کرتی ہے۔ مگر دیگچی ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ لڑکے کے رونے کی آواز اور تیز ہو جاتی ہے)

نصیبُن : (گھبرا کر اپنی ماں کو آواز دیتی ہے) امّاں ..... اری او امّاں، ذرا دیکھ تو سہی، ٹِمّا نے کیا کر لیا ہے۔

امّاں : (اندر کوٹھری میں سے) اری کیا ہوا؟ ... کیوں شور مچا رہی ہے؟.... آخر ہوا کیا ہے جو سارا گھر سر پر اُٹھا رکھا ہے؟

نصیبُن : (رونی آواز میں) بچّے کا سر دیگچی میں پھنس گیا ہے امّاں ......

امّاں : (وہیں سے) اری تو نکال کیوں نہیں دیتی؟

نصیبُن : (رونی آواز میں) امّاں نکالنے کی کوشش تو بہت کی، مگر کم بخت نکلنے کا نام ہی نہیں لیتی۔ ہائے میرا ٹِمّا، میرا لال!

(دیگچی کے اندر سے رونے کی آواز مسلسل آ رہی ہے، اؤں......اؤں......اؤں)

نصیبُن : (سینے پر ہاتھ مارتی ہوئی) ہائے میرے اللہ! اب کیا ہوگا؟ اب میں اپنے ٹِمّا کا منہ کیسے دیکھوں گی۔

(اتنے میں نصیبُن کی امّاں کوٹھری سے باہر نکل آتی ہے)

امّاں : اب بس بھی کر یہ رونا دھونا، پہلے اُس کے سر سے دیگچی نکالنے کی سوچ۔ جا، ایک لکڑی لے آ۔

(نصیبُن ایک لکڑی لے کر آتی ہے۔ بوڑھی امّاں نصیبُن سے لکڑی لے کر دیگچی میں ڈالنے کی کوشش کرتی ہے۔ لکڑی شاید لڑکے کی ناک سے جا لگتی ہے اور وہ زیادہ زور وشور کے ساتھ رونے لگتا ہے۔ لکڑی پھینک کر دونوں دیگچی کو کھینچنے اور اوپر اُٹھانے کی کوشش کرتی ہیں مگر اندر کی آواز اور بڑھتی چلی جاتی ہے، اؤں......اؤں......اؤں)

نصیبُن : (بے تاب ہوکر) ہائے میرا ٹِمّا، ہائے میرا ٹِمّا!

امّاں : (رونی آواز میں) میرے لال، میرے بچّے!

(رونے کی آواز سن کر آس پاس کی کچھ پڑوسنیں جمع ہو جاتی ہیں اور اپنی اپنی رائے دینے لگتی ہیں)

پہلی پڑوسن : بچے نے صبح سے کچھ کھایا نہیں۔ بے چارہ بھوکا ہوگا۔ اسے ایک کیلا کھلا دو۔ میں ابھی لاتی ہوں۔

دوسری پڑوسن: اے ہے! بے چارہ پیاسا ہوگا، اسے پانی پلا دو۔

امّاں : میں تو کہہ رہی ہوں کہ اسے پیاس لگی ہے، پر میری سنتا کون ہے؟

نصیبُن : لیکن امّاں! اُلٹی دیگچی میں پانی کیسے ٹھہرے گا؟

پہلی پڑوسن : لو، یہ کیا مشکل ہے۔ تھوڑی دیر کے لیے ٹانگیں پکڑ کر اُلٹا کر دو۔ پھر دیگچی میں پانی ڈالو۔ خود ہی پی لے گا۔

دوسری پڑوسن: ہٹو بھی! مجھے ایک ڈنڈا دو۔ میں ابھی دیگچی کو توڑے دیتی ہوں۔

تیسری پڑوسن: اور جو سر میں چوٹ آ گئی تو؟

(دیگچی کے اندر سے مسلسل رونے کی آواز، اؤں......اؤں......اؤں)

(اتنے میں پڑوس کے منشی جی آتے ہیں)

منشی جی : کیا بات ہے؟ یہ کیا تماشا لگا رکھا ہے؟

امّاں : بھیا تماشا کیسا؟ میرے ٹمّا کی جان پر بنی ہوئی ہے۔ دیکھو نا، اس نے دیگچی میں سر پھنسا لیا ہے۔ اُسے بچائیں تو کیسے بچائیں؟

منشی جی : (مسکرا کر) گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ میں ابھی دیگچی نکالے دیتا ہوں۔

امّاں : اللہ تمھارا بھلا کرے۔ مگر بھیّا، یہ خیال رکھنا کہ دیگچی ہاتھ سے جانے نہ پائے۔ پورے پندرہ روپے کی ہے۔

نصیبُن : (غصّے سے) امّاں تم بھی نا، تمھیں دیگچی کی پڑی ہے۔ کیا دیگچی میرے ٹمّا کی جان سے زیادہ ہے؟

منشی جی : (مسکرا کر) بھئی! آپ لوگ اطمینان رکھیں۔ آپ کی دیگچی بھی رہے گی اور ٹمّا کو بھی کچھ نہیں ہوگا۔

(منشی جی سر میں پھنسی ہوئی دیگچی نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دو چار منٹ کی کوشش سے دیگچی نکل جاتی ہے)

سب کے سب : (حیرت سے آنکھیں پھاڑے ہوئے) ہائیں یہ تو......!

نصیبُن : ارے توبہ! یہ ٹمّا تھوڑا ہی ہے۔ نہ جانے مُوا کس کا ہے؟

امّاں : اے ہاں، سچ مچ یہ تو کوئی اور ہی لڑکا ہے۔ اری نصیبُن، یہ دیگچی بھی تو ہماری نہیں۔ کیا عقل پر پتّھر پڑ گئے تھے؟

منشی جی : (حیرت سے) کیا یہ ٹِمّا نہیں ہے؟ تو پھر یہ ہے کون؟ (دیگچی نکلتے ہی لڑکا بھاگ جاتا ہے)

ٹِمّا : (بھیڑ میں سے جھانکتے ہوئے) میں تو یہاں ہوں امّاں۔ (سب آواز کی طرف دیکھتے ہیں۔ تب ٹِمّا اپنا سر کھجاتے ہوئے آگے آتا ہے)

سب ایک ساتھ: ہائیں ....!

(نصیبُن جھپٹ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیتی ہے)

(حامد اللہ افسر)

پردہ گرتا ہے۔

گوٹا	– چاندی یا سونے کے تاروں کی لیس
دانت پیسنا	– بہت غصّہ دِکھانا
ناک میں دم کرنا	– پریشان کر دینا
ٹَس سے مس نہ ہونا	– اپنی جگہ سے بالکل نہ ہلنا
گھر سر پر اُٹھانا	– بہت شور کرنا
زور و شور کے ساتھ رونا	– اونچی آواز میں رونا
عقل پر پتّھر پڑنا	– عقل جاتی رہنا

مشق

ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ نصیبُن کون تھی؟

۲۔ ٹِمّا کیسا لڑکا تھا؟

۳۔ ڈنڈے سے دیگچی توڑنے میں کیا خطرہ تھا؟

۴۔ بچّے کے سر سے دیگچی کس نے نکالی؟

۵۔ دیگچی نکل جانے کے بعد سب کو حیرت کیوں ہوئی؟

مختصر جواب لکھیے :

۱۔ پہلی پڑوسن نے کیا مشورہ دیا؟

۲۔ ٹِمّا کو پانی پلانے کی کیا ترکیب بتائی گئی؟

۳۔ لڑکے کے سر میں پھنسی دیگچی نکلنے پر بوڑھی اماں نے کیا کہا؟

❁ **ذیل کے جملے کس نے کہے:**

ا۔ ''اس لڑکے نے تو ناک میں دَم کر رکھا ہے۔''

۲۔ ''اری تو نکال کیوں نہیں دیتی؟''

۳۔ ''اے ہے! بے چارہ پیاسا ہوگا، اسے پانی پلا دو۔''

۴۔ ''گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ میں ابھی دیگچی نکالے دیتا ہوں۔''

۵۔ ''میں تو یہاں ہوں اماں۔''

❁ **ذیل کے محاوروں کو مناسب خالی جگہوں میں استعمال کیجیے:**

(ناک میں دم کرنا ، دانت پیسنا ، ٹس سے مس نہ ہونا ، گھر سر پر اُٹھانا)

ا۔ مزدوروں نے اپنی ساری طاقت لگا دی مگر چٹان ....

۲۔ بچّے نے رو رو کر ....

۳۔ مچھّروں نے کاٹ کاٹ کر ....

۴۔ بات بات پر .... کی عادت بری ہے۔

سرگرمی: اس ڈرامے کو اپنی کلاس میں پیش کیجیے۔

آیئے زبان سیکھیں!

مبتدا اور خبر:

جملے کا وہ ابتدائی حصّہ جس کے متعلق جملے میں کوئی بات کہی گئی ہو، اسے **'مبتدا'** کہتے ہیں مثلاً نصیبُن آٹا گوندھ رہی تھی۔

اس جملے میں **'نصیبُن'** مبتدا ہے۔

جملے کا وہ حصّہ جو مبتدا کے بارے میں کوئی معلومات دیتا ہو، اس معلومات کو **'خبر'** کہتے ہیں۔ اوپر کے جملے میں 'آٹا گوندھ رہی تھی' خبر ہے۔

❖ اِن جملوں میں مبتدا اور خبر الگ کیجیے۔

ا۔ صبح دس بجے کا وقت تھا۔

۲۔ نصیبُن اپنی ماں کو آواز دیتی ہے۔

۳۔ بچّہ زیادہ زور سے رونے لگتا ہے۔

۴۔ یہ دیگچی بھی تو ہماری نہیں ہے۔